

مرثیہ

(1)

جب قطع کی مسافت شب آفتاب نے جلوہ کیا سحر کے رخ بے نقاب نے
دیکھا سوئے فلک شہ گردوں رکاب نے مڑ کر صدا رفیقوں کو دی اس جناب نے
آخر ہے رات حمد و ثنائے خدا کرو اشکو فریضہ سحری کو ادا کرو

فرہنگ:

قطع کرنا: کاٹنا، گزارنا

مسافت: دوری، فاصلہ، عرصہ سفر

آفتاب: سورج

سحر: صبح، فجر، سویرا

گردوں: آسمان، فلک، چرخ

رکاب: وہ آہنی حلقہ جو گھوڑے کی زمین میں دونوں طرف لٹکتا رہتا ہے اور سوار اس پر پاؤں رکھ کر گھوڑے پر چڑھتا ہے۔ بادشاہوں کی سواری کا گھوڑا

گردوں رکاب: آسمان کے گھوڑے پر سواری کرنے والا جس کی رکاب آسمان ہو، بلند مرتبہ

تشریح

شاعر واقعہ کر بلا بیان کرتے ہوئے بتاتا ہے کہ جب سورج نے رات کے سفر کو ختم کر دیا اور فجر کا چہرہ بے نقاب ہو گیا تو بلند مرتبہ بادشاہ (حضرت امام حسین علیہ السلام) نے آسمان کی جانب دیکھا کہ صبح کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں تو انہوں نے اپنے ساتھیوں کی طرف رخ کر کے انہیں آواز دی کہ رات گزر چکی ہے انشاء اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کر کے سحری کا فریضہ ادا کرو۔

ہاں غازیو! یہ دن ہے جدال و قتال کا یاں خون ہے گا آج محمدؐ کی آل کا
چہرہ خوشی سے سرخ ہے زہرا کے لال کا گزری شب فراق دن آیا وصال کا
ہم وہ ہیں غم کریں گے ملک جن کے واسطے راتیں تڑپ کے کاٹی ہیں اس دن کے واسطے

فرہنگ:

جدال: لڑائی، رزم، جنگ، معرکہ، کارزار

لال: جنگ، لڑائی، کشت و خون

فراق: جدائی، ہجر، پھوڑا
ملک: فرشتہ

تشریح

امام عالی مقام حضرت حسین علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: غازیو آج لڑائی کا دن ہے۔ میدان کربلا میں آج آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل یعنی ذر رسول حضرت فاطمہ الزہرا کی اولاد کا خون بہے گا۔ اس خطاب کے دوران حضرت امام حسین علیہ السلام کا چہرہ شوق جہاد کی خوشی سے سرخ ہو گیا۔ آپ کو محسوس ہوا کہ خالق حقیقی سے مہجوری کا وقت گزر چکا ہے اور وصال باری تعالیٰ کا وقت آن پہنچا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم وہ ہیں جن کے مرنے کے غم میں فرشتے بھی آنسو بہائیں گے۔ میں نے اس دن کے انتظار میں راتیں جاگ جاگ کر کاٹی ہیں۔

یہ صبح ہے وہ صبح مبارک ہے جس کی شام یوں سے ہوا جو کوچ تو ہے غلہ میں مقام کوثر پہ آبرو سے پہنچ جائیں تشنہ کام لکھے خدا نماز گزاروں میں سب کے نام سب ہیں وحید عصر یہ غل چار سو بچے دنیا سے جو شہید اٹھے سرخرو اٹھے

فرہنگ:

غلہ: جنت، بہشت، فردوس، ہمیشہ رہنے والی چیز
کوثر: جنت کی ایک نہر کا نام، جنت کا حوض
تشنہ کام: پیاسا
سرخرو: کامیاب، کامران
وحید عصر: یکتائے زمانہ، جس کا اپنے زمانے میں کوئی ثانی نہ ہو

تشریح

امام عالی مقام حضرت حسین علیہ السلام نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ آج کی صبح کی شام ایک مبارک شام ہوگی، یعنی آج شام تک ہم جام شہادت نوش کر کے اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں گے۔ اس دنیا سے رخصت ہو کر ہم جنت الفردوس میں مقام کریں گے اور پھر ہمیشہ کیلئے وہی رہیں گے۔ اس دنیا میں ہمیں اور ہمارے لواحقین کو پیاسا رکھا گیا ہے، ہم جنت کے چشمہ کوثر پر نہایت آبرو سے پہنچیں گے اور اپنی پیاس بجھائیں گے۔ خدا کرے کہ ہماری نماز قضا نہ ہو اور ہمارا نام نمازیوں میں مرقوم ہو۔

امام حسین علیہ السلام کی تقریر سن کر سب پکار اٹھے کہ ہم سب یکتائے روزگار ہیں۔ زمانے میں کوئی ہمارا ثانی نہیں۔ ہم مرثیہ شہادت پر فائز ہو کر کامیابی و کامرانی حاصل کریں گے۔ دنیا میں جو شخص بھی خدا کیلئے جان قربان کرتا ہے وہ شہادت کا منصب پا کر کامیاب ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں مذکور ہے کہ شہید زندہ ہیں، انہیں مردہ مت کہو۔

پہن کر بستروں سے اٹھے وہ خدا شناس
اک اک نے زیب جسم کیا فاخرہ لباس
شانے عاسنوں میں کیے سب نے بے ہراس
باندھے عمامہ آئے امام زماں کے پاس
رہیں عبا ئیں دوش پہ کریں کسے ہوئے
مشک و ذباد و عطر میں کپڑے بے ہوئے

فرہنگ:

خدا شناس: خدا کو پہچاننے والا برگزیدہ
زیب جسم کرنا: لباس پہننا، جسم کو لباس سجانا
فاخرہ: بیش قیمت
لباس فاخرہ: قیمتی لباس، لباس جو خاص مواقع پر پہنا جائے
شانے: کندھے، مونڈھے
عاسن: حسن کی جمع، خوبیاں، اچھائیاں، نیکیاں
بے ہراس: بے خوف
عمامہ: دستار، پگڑی، سرپچ
امام زماں: زمانے کا امام، دنیا بھر کا سردار
عبا: جبہ، چغہ، ایک قسم کی عربی پوشاک
دوش: کندھا، مونڈھا

تشریح

امام حسین علیہ السلام کی باتیں سن کر ان کے تمام برگزیدہ ساتھی اپنے اپنے بستروں سے اٹھے اور سب نے وہ لباس پہنا جو جنگ کے مواقع پر خصوصی طور پر پہنا جاتا ہے۔ ایمان اور نیکی کے جذبہ نے انہیں بے خوف اور نڈر بنا دیا تھا۔ ان کے کندھوں پر دنیا کا کوئی بوجھ نہیں تھا۔ آپ کے تمام ساتھی سر پر پگڑیاں باندھے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ ان کے کندھوں پر رنگین جبے لٹک رہے تھے اور اور وہ لڑائی کیلئے مکمل طور پر تیار ہو کر آئے تھے۔ ان کے لباس خوشبو سے معطر تھے۔

ک

سوکھے لبوں پہ حمد الہی رخوں پہ نور
خوف و ہراس رنج و کدورت دلوں سے دور
فیاض حق شناس اولوالعزم ذی شعور
خوش فکر و بذلہ سنج و ہنر پرور و غیور
کانوں کو حسن صوت سے حظ برملا ملے
باتوں میں وہ نمک کہ دلوں کو مزا ملے

فرہنگ:

چہرہ منہ
خوف: ڈر، ہول، مایوسی، ناامیدی
دکھ درد غم، ملال، اندوہ، افسوس، پچھتاوا